سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝ ١ عٓسٓقٓ ۝ ٢ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ
اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ٣ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ۝ ٤ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ۝ ٥ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ٦ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ
فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ ٧ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

۱۔ حا میم ۝ ۱ عین سین قاف ۝ ۲ یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ
عزت و حکمت والا ہے ۝ ۳ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی بلندی
و عظمت والا ہے ۝ ۴ قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں اور فرشتے اپنے رب
کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے ہیں سن لو بیشک اللہ
ہی بخشنے والا مہربان ہے ۝ ۵ اور جنہوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں وہ اللہ کی نگاہ میں ہیں
اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ۝ ۶ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں
کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں اور تم ڈراؤ اکٹھے ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک
نہیں ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں ۝ ۷ اور اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر
کر دیتا لیکن اللہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ۝ ۸

12 (پارہ ۲۵ / سورہ شوریٰ ۴۲ / آیات ۸ ★ ت : ک)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

۱۔ حا ۔ میم ۔ یہ حروف مقطعات ہیں

2707

۲۔ عین سین قاف یہ حروف مقطعات ہیں

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعلان کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوتی ہے اور جو کلام میں تمہیں سناتا ہوں یہ میرا نہیں بلکہ رب العالمین کا کلام ہے۔ اس اعلان نے کفارِ مکہ کو گونا گوں حیرانیوں میں مبتلا کر دیا تھا۔ وہ اسے ایک انہونی بات سمجھتے تھے * ان کی اسی (حیرانی اور) غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے "کذٰلک" سے آیت کا آغاز کیا یعنی یہ کلام جو تم سن رہے ہو سراسر حکمت و برکت ہے اور یہ کوئی اچھنبا نہیں بلکہ اسی طرح یمن و سعادت سے لبریز کلام ہم نے پہلے بھی انبیاء پر نازل فرمایا ہے تمہارا یہ خیال کہ ایسا نہیں ہو سکتا باطل ہے ایسا ہونا صرف ممکن ہی نہیں بلکہ اس کی حکمت کا تقاضا بھی ہے جب اس نے انسان کی جسمانی زندگی کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا تو اس کی حکمت انسان کی روحانی اور اخلاقی زندگی کی بقا اور نشوونما کو کیونکر پس پشت ڈال سکتی ہے اسی لئے "العزیز" اور "الحکیم" کے اسمائے حسنیٰ یہاں ذکر

۴۔ جب بلندیوں اور پستیوں میں جو چیز ہے وہ سب اس کی ملکیت ہے تو اس کے بغیر اور کس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انسان کے لئے کوئی ضابطہ حیات تجویز کرے بلکہ اس کے بغیر اور کون ہے جس کے پاس اتنا علم اور قدرت ہو کہ وہ اس نہایت پیچیدہ اور ازحد اہم کام کو حسن و خوبی سے انجام دے سکے جن کو اس کا سہیم بنایا جاتا ہے وہ تو سب اس کی مخلوق اور اس کے مملوک ہیں اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ و بالا عظمت و سطوت والا

۵۔ اللہ تعالیٰ کی ہیبت و عظمت کا یہ عالم ہے کہ آسمان جیسی عظیم الشان مخلوق اس کی کبریائی کی ہیبت سے پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہے * سارے فرشتے خواہ مقربین ہوں یا مدبرین امر رب کی تسبیح و حمد کیا کرتے ہیں * شفاعت ملائکہ برحق ہے فرشتوں کو اس شفاعت کا اذن مل چکا ہے۔ رب تعالیٰ مسلمانوں کو بخشنا چاہتا ہے تو فرشتوں سے فرمایا کہ ان کے لئے بخشش مانگا کرو * رب تعالیٰ نے فرشتوں کو (اہل ایمان و سعادت کا) دعاگو بنایا۔

۶۔ اولیاء اللہ اور ہیں، اولیاء من دون اللہ کچھ اور * ان کا سوال تم سے نہ ہوگا

۷۔ (آپ اے محبوب!) عربی ہیں مکہ میں آئے لہٰذا قرآن بھی عربی ہے اور مکہ میں آیا ہے معلوم ہوا کہ قرآن وہاں ہی رہے گا جہاں قرآن والا رہے گا * فی الحال مکہ والوں کو ڈراؤ اور رفتہ رفتہ تمام جہان کو * اولاً حکم ہوا ہے کہ اپنے اہل قرابت کو ڈراؤ پھر اس آیت میں اہل مکہ کو ڈرانے کا حکم دیا پھر تمام جہان کو غرضیکہ اسے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضور ؐ کی نبوت صرف حجاز کے لئے مخصوص تھی (نور العرفان)

۸ - (اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمام کو ہدایت پر جمع فرما دیتا) لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اسے دین اسلام کی طرف ہدایت دے کر اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے ۔ اور جو ظلم کرنے والے یعنی کافر ہیں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہیں ۔ یعنی وہ انھیں اپنی رحمت میں داخل نہیں کرتا ۔ اس لئے نہ ان کا کوئی دوست ہوگا جو ان سے عذاب کو دور کر سکے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا جو انھیں جہنم کی آگ میں جانے سے بچائے

(تفسیر مظہری)

لغویات ۞ تَكَادُ : قریب ہے ۞ يَتَفَطَّرْنَ : پھٹ جائیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ۞ ام القریٰ : مکہ معظمہ کا دوسرا نام ۔ ام القریٰ کے معنی بستیوں کی اصل اور جڑ کے ہیں ۞ حَوْلَهَا : اس کے آس پاس ۞ (ا

تفہیمی خلاصہ ۞ سورۃ الشوریٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۞ اس سورت میں لفظ شوریٰ ۳۸ ویں آیت میں آیا ہے ۞ یہ ان سات سورتوں میں شامل ہے جن کی ابتداء حٰمٓ سے ہوتی ہے ۞ یہ سورت پانچ رکوعات پر مشتمل ہے ۞ ترپن آیات ہیں ۞ سلسلہ نبوت حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور حضور اکرم رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا آپ خاتم النبیین ہیں ۞ اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے تاکہ غور و فکر اور توبہ کر سکو ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بچوں کا ابتدائی بولنا لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) سکھاؤ ۞ فرمایا : آسمان میں چار انگل کے برابر بھی کوئی ایسی جگہ خالی نہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح اور اہل زمین کے لئے بخشش نہ مانگ رہا ہو ۞ فرمایا "یہ دین کہ آسان ہے" ۞ انسان کو دو چیزوں سے مرکب کر کے پیدا کیا گیا ۞

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۖ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩ ع وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝١٠ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ جَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۚ لَيْسَ
كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١١ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٢ شَرَعَ
لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۚ كَبُرَ
عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۚ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣

کیا انھوں نے بنا لئے ہیں اسے چھوڑ کر دوسرے کارساز پس اللہ ہی حقیقی کارساز ہے اور وہ
زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے ۝٩ ع اور جس بات میں تمہارے درمیان اختلاف
رونما ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد کر دو وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع
کرتا ہوں ۝١٠ وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اس نے بنائے تمہاری جنس سے جوڑے اور مویشیوں سے
بھی جوڑے بنائے۔ وہ پھیلاتا رہتا ہے تمہاری نسل کو اس کے ذریعہ نہیں ہے اس کے مانند کوئی چیز اور وہی
سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے ۝١١ اسی کے قبضہ میں ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی کشادہ کرتا ہے
رزق کو جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے (جس کے لئے چاہتا ہے) بیشک وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ۝١٢ اس نے مقرر فرمایا
تمہارے لئے وہ دین جس کا اس نے حکم دیا تھا نوح کو اور جسے ہم نے بذریعہ وحی بھیجا ہے آپ کی طرف جس کا ہم نے حکم
دیا تھا ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور تفرقہ نہ ڈالنا اس میں۔ بہت گراں گزرتی ہے
مشرکین پر وہ بات جس کی طرف آپ انھیں بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے اپنی طرف سے جس کو چاہتا ہے
112 اور ہدایت دیتا ہے اپنی طرف سے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے ۝١٣ (پارہ ۲۵/ ر ۵/ ۲ م / ۹ تا ۱۳ * ت: ک)

۹- جو لوگ جان بوجھ کر اور اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے بجائے اس کی نافرمانی کرتے ہیں
وہ ظالم ہیں ایسے ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔ انسان کو چاہئیے کہ وہ ایسی ہستی کو

اپنا کارساز اور حامی بنا رہے جو ہر قسم کی قدرت کا مالک ہو اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کی قدرت
اور طاقت کا یہ عالم ہے کہ چاہے تو مردہ چشم زدن میں زندہ کر دے * قادر و توانا پروردگار کو چھوڑ کر
بے بس اور ناتوان بتوں کو اپنا کارساز بنانا (کیا فائدہ دے گا) جو اپنی تقدیر آپ نہیں بنا سکتے وہ ان کا کیا بھلا کریں گے
۱۰۔ "اور جس بات میں تمہارے درمیان اختلاف رونما ہو جائے" تو اس انتشار و افتراق سے نجات پانے کا یہی
ذریعہ ہے کہ اپنی عقل نا تمام کو جج بنانے کے بجائے اپنے خداوند قدوس کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا
جائے جو علیم بھی حکیم بھی رحیم بھی اور کریم بھی ہے * جو ذات عدل و احسان دونوں صفات سے موصوف ہے
وہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہی میرا پروردگار رہا ہے میں نے اپنے تمام کام اسی کے سپرد کر دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر
بھروسہ کرنے والے (منزل مقصود پانے کا سبب ہوتے) میدان جیت لیا کرتے ہیں (ضیاء القرآن)
۱۱۔ وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے نہ کوئی اور، جو چاہے کرے جس کو جس حال پر چاہے پیدا
کرے * تمہاری جنس کے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے اور اسی طرح چارپایوں میں بھی اور اس نر و
مادہ سے تم کو پھیلایا نسل کو بڑھایا یہ بھی اسی کا کام ہے * اللہ کا کوئی مثل نہیں نہ ذات میں نہ
صفات میں جس پر ان کا قیاس کر کے اس کے فعل میں اس کو ظالم کی طرف منسوب کیا جائے نیز جب اس کے
مانند کوئی نہیں تو اور کسی کو حاجتی اور معبود بنانا عبث و بے کار ہے * اور وہ سنتا دیکھتا ہے مگر نہ
بندوں کی طرح جن کا سننا کان بغیر نہیں ہو سکتا، دیکھنا آنکھ کے بغیر نہیں ہو سکتا (وہ پاک بے مثل ہے) [illegible]
۱۲۔ "اسی کے قبضہ میں ہیں" آسمانوں اور زمین میں پائے جانے والے رزق کے خزانے (اور اسی کی) کنجیاں۔ اس سے مراد
بارش اور نباتات * وہ اپنی مشیت کے مطابق اور ضرورت آزمائش و امتحان جس کے لئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا
ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے اور وہ ایسے ہی کرتا ہے جیسے کرنا مناسب ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)
۱۳۔ حضرت نوح علیہ السلام پہلے صاحب شریعت نبی ہیں اور آپ ہی نے پہلے کفار کو تبلیغ کی آپ ہی کی نافرمان امت
پر پہلے عذاب آیا اسی لئے آپ کا خصوصیت سے نام لیا * عقائد تمام آسمانی دینوں میں یکساں ہیں۔ اعمال میں
فرق ہے عقائد کو دین اور اعمال کو مذہب کہا جاتا ہے * ان پانچ رسولوں کا خصوصیت سے اس لئے
ذکر فرمایا کہ یہ بہت پایہ اور مرتبہ کے رسول ہیں ورنہ تمام پیغمبروں کو یہی حکم تھا * اپنی اپنی
امتوں کا دین ٹھیک کرو اور ٹھیک رکھو * جماعت اللہ کی رحمت ہے، جماعت مسلمین سے علیحدہ
ہونا عذاب ہے یعنی اصول عقائد میں اختلاف نہ پیدا ہونے دو اگرچہ انبیاء کے اعمال شرعیہ و

و عبادت میں فرق ہے ✱ مشرکین کو آپ کی ذات اقدس گوارا نہیں آپ کو امین صادق الوعد کہتے ہیں۔
آپ کی تبلیغ اسلام اور توحید کی برائی لگ رہی ہے ✱ معلوم ہوا کہ ہدایت تو اپنے اعمال سے بھی مل جاتی ہے
مگر رب تعالیٰ کا چناؤ صرف اسی کے فضل سے نصیب ہوتا ہے چناؤ سے مراد نبوت یا خصوصی ولایت
ہے اس میں عمل کو دخل نہیں۔ اسی لئے چناؤ کے لئے "من یشاء" اور ہدایت کے لئے "منیب" فرمایا (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ اُنِیبُ: میں رجوع کرتا ہوں ○ مَقَالِیدُ: خزانے، کنجیاں ○ شَرَعَ: اس نے
راہ ڈالی ○ وَصّٰی: حکم دیا ○ کَبُرَ: بڑا ہونا، حد سے زیادہ ہونا ○ یَجْتَبِی: چن لیتا ہے ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ دراصل سب کا کفیل ہے ○ ایجاد و اعدام کا اللہ مالک ہے ○ اجتہاد شرعاً جائز ہے
○ اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیے جائیں ○ اللہ تعالیٰ کے اسماء جیسا کوئی اسم نہیں اور صفات جیسی کسی کی صفت
○ حدیث شریف میں ہے بہشت کی کنجی لا الٰہ الا اللہ ہے ○ حضرت نوحؑ نے سب سے پہلے شرعی امور کا اجرا فرمایا
اقامہ دین پر مجتمع و متفق ہو جانا علامت سعادت ہے ○ حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو بندہ بالشت برابر میرے قریب ہوتا ہے میں اس کے ہاتھ برابر قریب ہوتا
ہوں اور جو ہاتھ برابر قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک گز برابر قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا
ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں" ○ حدیث شریف میں ہے کہ ہر شے کی آفت ہے اور دین کی آفت
خواہشات نفسانیہ ہیں ○

وَمَا تَفَرَّقُوٓا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا
الْكِتَٰبَ مِنۢ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ 14 فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ
كَمَآ أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ ۖ وَقُلْ ءَامَنتُ بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ مِن
كِتَٰبٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَٰلُكُمْ ۖ
لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ 15 وَالَّذِينَ يُحَآجُّونَ
فِي اللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ
غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ 16 ادراک

اور انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آنے کے بعد کیا (محض) آپس کی ضد سے اور اگر ان کے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر تک وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے ہیں وہ (آپ کے زمانے کے یہود و نصاریٰ) تو وہ دین حق سے شک میں پڑے ہوئے ہیں ۝ 14 پھر اس لئے آپ (ان کو) بلاتے رہیں اور جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے خود بھی قائم رہیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلئے اور کہہ دیجیے کہ ہر ایک کتاب پر جو اللہ نے نازل کی ہے میرا ایمان ہے اور مجھے تم میں انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم کو تم کو جمع کرے گا اور اسی کے پاس پھر جانا ہے ۝ 15 اور وہ جو اللہ کی بات میں جھگڑے ڈالتے ہیں بعد اس کے کہ وہ مان لی گئی ان کی حجت ان کے رب کے ہاں باطل ہے اور ان پر غضب الٰہی ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۝ 16

(پارہ 25 / سورہ شوریٰ 42 / 14 تا 16 * ت: ح)

14- بتا دیا کہ لوگوں کا راہ حق سے انحراف اور الگ الگ فرقوں کا معرض وجود میں آ جانا محض بے علمی اور غلط فہمی کے باعث نہیں ہوتا بلکہ اکثر و بیشتر اس انتشار و افتراق کا باعث ان کا باہمی حسد، عناد اور رقابت ہوا کرتی ہے۔ وہ جانتے بوجھتے غلط راہ پر چل نکلتے ہیں * ان کے کرتوتوں کا تقاضا تو یہ تھا کہ

انہیں فوراً تہس نہس کر کے رکھ دیا جاتا لیکن آپ کے رب نے اپنی رحمت اور حکمت کے پیش نظر انہیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے دی ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں اپنی غلط کاریوں پر ندامت ہو اور وہ توبہ کر کے اپنی بخشش کا سامان کر لیں ✫ یہ مکہ کے مشرک جنہیں گزشتہ قوموں کی تباہی کے بعد قرآن حکیم جیسی کتاب کا وارث بننے کی سعادت نصیب ہوئی تھی وہ عقل کے اندھے اس تذبذب میں مبتلا ہیں کہ آیا یہ کتاب اللہ کی نازل کردہ ہے یا نہ

(ضیاء القرآن)

۱۵۔ یہ آیت کریمہ دس مستقل کلمات پر مشتمل ہے۔ ہر ایک اپنی جگہ مستقل حکم ہے ✫ دین جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے آپ خلق خدا کو اسی کی طرف دعوت دیں ✫ آپ اور آپ کے پیروکار اللہ کی عبادت پر ثابت قدم رہیں ✫ مشرکین کی خواہشات کی پیروی میں نہ آجانا ✫ تمام آسمانی کتب پر بلا تفریق ایمان لانا ✫ فیصلے جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے (کریں) ✫ اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے اس کے علاوہ کوئی اور الہ نہیں ✫ ہمارا تمہارا رب ایک ہے ✫ ہم تم سے بری ہیں ✫ کسی بحث و تکرار کی ضرورت نہیں ہمارے اور تمہارے درمیان ✫ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۶۔ جب سورہ نصر نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے اپنے درمیان رہنے والے مومنین سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں لوگ گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں تم بھی ہمارے درمیان سے نکل جاؤ کب تک ہمارے درمیان قیام پذیر رہو گے ✫ وہ حجت بازی کرنے والے یہود و نصاریٰ تھے وہ کہتے ہیں کہ ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے ہے ہمارا نبی تمہارے نبی سے مقدم ہے لہٰذا ہم تم سے بہتر ہیں یہاں ان کا جھگڑا اٹھا۔ اس کے بعد اکثر حق شناس آپ کی دعوت قبول کر چکے تھے۔ سو ان کی حجت بازی ان لوگوں کے نزدیک لغو ہے۔ ان کی خصومت اور جھگڑا باطل اور لایعنی ہے یا یہ معنی کہ جو وہ حجت گمان کرتے ہیں فی الحقیقت وہ ایک باطل شبہ ہے۔ ان کے اسی معاندانہ رویہ کے سبب ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے کفر کے سبب انہی کے لئے شدید عذاب ہے (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ⊖ بَغْيًا : بدکاری ⊖ أُورِثُوا : وہ وارث بنائے گئے ⊖ أَهْوَاءَهُمْ : ان کی خواہشیں ⊖ ذاجہ

تفہیمی خلاصہ ⊖ ملک و مال، جاہ و حشم، مرتبہ و شہرت طلبی بعض لوگوں کو ناحق دست درازی پر اکسا دیتی ہے ⊖ شرک نفس کو خلق میں ذلیل کرتا ہے ⊖ زمانہ نبوی کے بعد اہل ہوا اور اہل بدعت ۷۲ فرقوں میں منقسم ہوگئے ⊖ دین کی آفت یعنی خواہشات نفسانی سے بڑھ کر کوئی آفت نہیں ⊖ زبان ذاکر، دل شاکر، بدن صابر، مومنہ رفیق حیات دنیا و آخرت کی خیر و برکت ہے ⊖ جب حق واضح ہو جائے تو اسے قبول کر لیں ⊖

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَ ؕ وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ۝ ١٧
یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ
وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ
بَعِیْدٍ ۝ ١٨ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ ١٩
مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ۝ ٢٠ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ
مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ
الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ٢١

اللہ ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور (عدل و انصاف کی) ترازو۔ اور تم کو
معلوم کیا شاید قیامت قریب ہی آ پہنچی ہو ۝ ١٧ جو لوگ اس پر ایمان رکھتے وہ اس کے لئے جلدی
کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے دیکھو جو لوگ قیامت
میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں ۝ ١٨ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا
ہے رزق دیتا ہے اور وہ زور والا (اور) زبردست ہے ۝ ١٩ جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواستگار
ہو اس کو ہم اس کی کھیتی میں سے دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار ہوگا اس کو ہم اس
میں سے دے دیں گے اور اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا ۝ ٢٠ کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں
نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا اور اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ
نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور جو ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والا عذاب ہے ۝ ٢١

(پارہ ٢٥/ سورہ ٤٢/ آیات ١٧ تا ٢١ * ت: ع)

١٧۔ "اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے نازل کیا ہے کتاب کو حق کے ساتھ اور میزان کو" میزان سے مراد شریعت ہے جس سے حقوق کا وزن کیا جا سکتا ہے اور لوگوں کے درمیان عدل اور مساوات قائم کی جا سکتی ہے * تم سوئے ہو اور بیدار ہونے کا نام نہیں لیتے تمہیں کیا خبر کہ وہ گھڑی قریب آ لگی ہو جس کے آنے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے عقل مندی کا تقاضہ تو یہ ہے کہ خواب غفلت سے فوراً آنکھیں کھولو اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کی تیاری شروع کر دو (ضیاء القرآن)

2715

۱۸ - مشرکین نے قیامت کا تذکرہ سن کر بطور تکذیب جب کہا تھا کہ قیامت کب آئے گی (اس پر آیت نازل ہوئی) جن کا ایمان قیامت پر نہیں وہ بطور استہزا قیامت کے جلد آنے کی خواہش کیا کرتے ہیں* اہل ایمان کو چونکہ عذاب کا ڈر ہوتا ہے اس لئے وہ قیامت کے آنے سے ڈرتے ہیں* قیامت اگرچہ بالفعل محسوس نہیں ہے لیکن قرآن، حدیث اور صحیح عقل کی شہادت ہے کہ دار الجزاء کا ہونا ضروری ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ قیامت اس وقت ہماری نظروں سے غائب ہے اور محسوس نہیں مگر محسوس کی بہت زیادہ مشابہ ہے (گویا نظروں کے سامنے ہی ہے) اب جو شخص قیامت کو نہیں جانتا اور اللہ کی ہمہ گیر قدرت کے باوجود وقوع قیامت کو قدرت کے احاطہ سے خارج سمجھتا ہے وہ بہت ہی گمراہ ہے اور سالم زندگی کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے

۱۹ - نفع پہنچانے اور مصائب کا رخ پھیر دینے کی تدبیر وہ اپنے مخفی علم سے کرنے والا ہے* اس کا علم دقیق رس ہے اس کا حلم عظیم ہے وہ بندے کی احتیاج کی تمہید تک اور عیوب پر پردہ ڈالتا ہے بندے کی ضرورت سے زیادہ عطا کرتا اور قدر برداشت اطاعت کا حکم دیتا ہے* جس کو جتنی چاہتا ہے روزی دیتا ہے جب اس کی حکمت کا تقاضا ہوتا ہے وہب ہی اپنے احسان سے نوازتا ہے مومن و کافر اور ہر جاندار کو رزق عطا کرتا ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ نے رزق پہنچانے کی دو تدبیریں کی ہیں - (۱) اس نے تم کو پاکیزہ رزق عطا کیا (۲) کل رزق کسی کو یکدم اکٹھا کر نہیں دے دیا* ایسی قدرت والا ہے کہ اس کی قدرت ظاہر ہے ایسا غالب طاقتور کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا (تفسیر مظہری)

۲۰ - جو آخرت کے کمانے کی کوشش اور اس کا ارادہ کرے گا ہم اس کی نیکیاں دوچند کریں گے سات سو تک یا اس کو توفیق زیادہ دیں گے اور خیر کے راستے اس کے لئے آسان کر دیں گے - اور جو دنیا کا ارادہ کرے گا تو اس میں سے کسی قدر دیں گے یہ نہیں کہ جس قدر کوئی دنیا کی حرص کرے سب اس کو مل جائے مگر آخرت میں اس کا حصہ نہیں* اس سے مراد اللہ سے غافل اور آخرت کا منکر ہو کر دنیا حاصل کرنا ہے جو آخرت سے بے نصیب کر دیتا ہے نہ کسب معاش حلال طور پر اپنے نفس و اہل و عیال کی پرورش کے لئے - اس لئے کہ یہ ضروری ہے بالقدر ضرورت (تفسیر حقانی)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو دین قویم عطا فرمایا ہے وہ اس کی پیروی نہیں کرتے بلکہ جن وانس میں سے شیاطین جو احکام انہیں بتاتے ہیں ان کی پیروی کرتے ہیں ٭ خرافات اور باطل جاہلانہ باتوں (کی) جنہیں انہوں نے جاہلیت میں گھڑا تھا یعنی حلت وحرمت، باطل عبادات اور فاسد اموال پر مبنی خود تراشیدہ احکام ٭ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔ کیونکہ اسی نے سب سے پہلے غیر اللہ کے نام پر جانور چھوڑنے کی ابتداء کی تھی (اور بہت سے کام جو عربوں میں رواج تھے) اسی نے قریش کو بتوں کی پرستش پر ابھارا تھا ٭ اگر یہ بات طے شدہ نہ ہوتی کہ گنہگاروں کو قیامت کے دن تک ڈھیل دی جاتی ہے تو انہیں جلدی عذاب میں دھر لیا جاتا ٭ شدید دردناک عذاب ہے جہنم میں اور برا ٹھکانا ہے (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ○ میزان: ترازو، عدل انصاف ○ یَستَعجِلُ: جلدی مانگ رہا ہے ○ مُشفِقُونَ: ڈرنے والے ○ یُمَارُونَ: وہ جو جھگڑا کرتے ہیں ○ لَطِیفٌ: باریک بین، دقیقہ رس، دقت نظر اور حسن تدبیر سے کام کرنے والا ○ حَرثٌ: کھیتی، زراعت ○ نَزِدْ: ہم بڑھا دیں گے ○ نَصِیبٌ: ثواب، آخرت کا حصہ ○ فَصلٌ: جدا کرنا، نکلنا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قانون عدل وانصاف پروان چڑھا ○ قیامت کا آنا قریب ہے ○ عجلت سے رکنا دانائی ہے ○ ایمان وتصدیق اصل ہیں ○ اصل الاصول محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ○ کسی کے لئے رزق کی فراوانی اللہ کا فضل ورحمت ہے ○ مناقب کی شہرت اور عیوب کا اخفا لطیف کی شان ہے ○ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ دودھ خون کے درمیان سے، بچھو سے جواہر نفیسہ، شہد مکھی سے، ریشم کیڑے سے اور صدف سے موتی نکالتا ہے ○ مقتدا کا عمل مقتدی پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے ○

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ ٢٢ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا
الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ ۝ ٢٣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى
قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ ٢٤ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ
وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ٢٥ لا

تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی اور جو
ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت کی پھلواریوں میں ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس
ہے جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے ۝ ٢٢ یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو
ایمان لائے اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور
جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے
والا ہے ۝ ٢٣ یا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر
اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرما دے اور مٹاتا ہے باطل کو اور حق کو ثابت فرماتا ہے
اپنی باتوں سے بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ۝ ٢٤ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی
توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۝ ٢٥
(پارہ ٢٥/ سورہ ٤٢ الشوریٰ/ ٢٢ تا ٢٥ * ت ک)

٢٢۔ آپ دیکھیں گے کہ مشرکین قیامت کے دن مشرک در دنیا ان گناہوں کی سزا سے ڈر رہے ہوں گے
جو انہوں نے کمائے * ان کے کرتوتوں کی سزا بالیقین ان پر واقع ہو کر رہے گی چاہے وہ ڈریں یا نہ ڈریں

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں ہوں گے یعنی وہ انتہائی پاکیزہ حسین عمدہ اور تفریحی مقامات پر ہوں گے وہاں وہ جس چیز کو چاہیں گے اور خواہش کریں گے وہ ان کے رب کے پاس سے حاضر اور موجود ہو گی جنت کی جن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہی بہت بڑا فضل ہے (تفسیر مظہری)

۲۳۔ ”یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس ”تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت“ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا“ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے ”مگر قرابت کی محبت“ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان محبت و مودت واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا المومنون والمومنٰت بعضھم اولیاء بعض اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سید عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہو گی معنی یہ ہیں کہ میں ہدایت و ارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق کی تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں ان کو ایذا نہ دو۔ حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک ہے (بخاری) مسئلہ اہل قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ایک قول یہ ہے کہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم و بنی مطلب ہیں۔ حضور کی ازواج مطہرات حضور کے اہل بیت میں داخل ہیں مسئلہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے (جمل و خازن وغیرہ) * ”اور جو نیک کام کرے“ یہاں نیک کام سے مراد یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل پاک کی محبت ہے یا تمام امور خیر ”ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے“

(صدر الافاضل بحاشیہ کنز الایمان)

● حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں ”حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ قرابت داروں خاندان بنو ہاشم خصوصاً اہل بیت کرام کی محبت، ان کا ادب و احترام عین ایمان

2719

بلکہ جان ایمان ہے۔ جس کے دل میں اہل بیت کی محبت نہیں وہ یوں سمجھے کہ اس کی شمع ایمان بجھی ہوئی ہے
اور وہ منافقت کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہے۔ جتنی کسی کی قربت حضورؐ سے زیادہ ہوگی اتنی ہی اس
کی محبت و احترام زیادہ مطلوب ہوگا۔ کئی نہیں صدہا ایسی صحیح احادیث موجود ہیں جن میں اہل بیت پاک
سے محبت کرنے اور ان کا ادب ملحوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے شک اہل بیت پاک کی محبت ہمارا
ایمان ہے لیکن یہ حضورؐ کی رسالت کا اجر نہیں بلکہ یہ شجر ایمان کا ثمر ہے۔ یہ اس گل کی مہک ہے
یہ اس خورشید کی چمک ہے جہاں ایمان ہوگا وہاں حب آل مصطفیٰ ضرور ہوگی۔ (ضیاء القرآن)

۲۴۔ "یا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا" دعویٰ نبوت کرکے یا قرآن شریف کو کتاب اللہ
کہہ کر "اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرما دے" جس سے آپ کے
قلب اطہر کو ان کی بدگوئیوں سے بالکل ایذا نہ ہو۔ بیان ختم کے یہ معنی نہایت موزوں ہیں۔ مطلب
یہ ہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے مگر ایسا نہ ہوگا۔ قلب مبارک کو ہماری راہ میں کچھ ملال پہنچنا یہ رنج
بھی عبادت ہے "اور مٹاتا ہے باطل کو اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے" اب
کوئی دم جاتا ہے کہ تمہارا سورج چمکے گا اور کفر کی تاریکی دور ہو جائے گی۔ اللہ نے اپنا وعدہ پورا فرما دیا
دیکھو آج تک حرمین طیبین شرک و بت پرستی سے محفوظ ہیں اللہ محفوظ رکھے۔ "بے شک
وہ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔ (نور العرفان)

۲۵۔ خالقوں کا ثبوت حقیقۃً سے انکار کرنا بڑا گناہ ہے اور اس کے بندے اور بھی گناہ کرتے ہیں جس پر وہ
ہلاکت کے مستحق تھے مگر اللہ وہ ہے جو بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ہاں کبھی بعض پر سزا دے دیتا ہے
اگر ہر ایک پر مواخذہ کرے تو کیا ٹھکانا رہے * اور وہ بندوں کے اعمال نیک و بد کو جانتا ہے
اس لئے توبہ کی تعلیم اور گناہوں کی معافی کے لئے اور افعال کی اصلاح کے لئے نبی بھیجا گیا اور جو اس کا انکار
کر چکے ہیں ان کے لئے بھی دروازہ توبہ کا کھلا ہے توبہ (دراصل) گناہ پر ندامت کرنا اور اس
بار بار آئندہ اس کے نہ کرنے کا ارادہ کرنا (...)

لغویات رب ۞ وَاقِعٌ : گرنے والا (اترنے والا) ۞ رَوْضٰت : باغات، سبزہ زار ۞ مَوَدَّةَ : دوستی، محبت
یَمْحُ : مٹاتا ہے ۞ یُحِقُّ : حق ظاہر کر دیتا ہے، ثابت کر دیتا ہے ۞ (لغات القرآن)

2720

تفسیری خلاصہ ⊘ جو اللہ سے ڈرتا ہے اسے اللہ (ساری دنیا سے) بے خوف کر دیتا ہے ⊖ حدیث شریف میں ہے تین
چیزوں سے بینائی تیز ہوتی ہے ۱۔ سبزہ ۲۔ جاری پانی ۳۔ حسین چہرہ ⊖ جو جس سے محبت کرتا ہے اس
کی رضا جوئی کی کوشش کرتا ہے ⊖ ادائیگی واجب پر معاوضہ کی طلب موزوں نہیں ⊖ حضرت ابن عباسؓ
سے مروی ہے کہ جب سید عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ
حضور اقدس کے ذمہ مصارف بہت زیادہ ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا
اور حضور کے حقوق و احسانات کو یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو
لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی
سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مصارف بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم یہ مال خدمت میں
نذر کے لئے لائے ہیں ۔ اس پر آیت کریمہ "تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا...." ⊖ فقہاء
نے لکھا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ کے جملہ قرابت داروں خاندان بنو ہاشم خصوصاً اہل بیت کرام کی محبت ان کا ادب و احترام عین
ایمان بلکہ جان ایمان ہے جس کے دل میں اہل بیت کے لئے محبت نہیں تو یوں سمجھئے کہ اس کی شمع ایمان بجھی ہوئی ہے اور وہ منافقوں
کے زمرے میں شمار ہوتا ہے جتنی کسی کی قرابت حضور سے زیادہ ہوگی اتنی ہی اس کی محبت و احترام زیادہ مطلوب ہو
رہا ہے۔ صدہا ایسی احادیث موجود ہیں جن میں اہل بیت پاک سے محبت کرنے اور ان کا ادب ملحوظ رکھنے کا حکم
دیا ہے بے شک اہل بیت پاک کی محبت ہمارا ایمان ہے لیکن یہ حضور کی رسالت کا اجر نہیں بلکہ شجر ایمان کا ثمر ہے ۔
اس پھول کی مہک ہے، یہ اس خورشید کی چمک ہے جہاں ایمان ہوگا وہاں حب آل مصطفیٰ ضرور ہوگی ⊖ یہ گروہ اب تک
نہ کھل کر سکا کہ لوگوں کے نزدیک حب آل مصطفیٰ کے لئے بغض اصحاب حبیب کبریا کی شرط کہاں سے ماخوذ ہے حضور نے اپنے اہل بیت
کی محبت کا اگر حکم دیا ہے تو اپنے اصحاب کے احترام و اکرام کی بھی تاکید فرمائی ہے ایک حدیث میں اہل بیت کے بارے فرمایا "میرے اہل بیت
کی مثال نوحؑ کی کشتی کی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا ڈوب گیا تو دوسرا ارشاد گرامی یہ بھی ہے کہ میرے
صحابہ درخشاں ستاروں کی طرح ہیں ⊖ اہل بیت کی محبت کی کشتی میں سوار اور آسمان پر چمکتے صحابہ کی روشنی پر نظر رکھنے
والا بحر حیات کو سلامتی سے عبور کرتا ہے ۔ جو کشتی میں سوار نہ ہوا ڈوبا اور جس نے ستاروں سے ہدایت نہ پائی بھٹک گیا ⊖